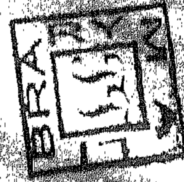


M.A.LIBRARY, A.M.U.
U32101

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



دیوان حسرت موہانی

حصہ ہفتم

جس میں حسرت موہانی کی وہ کل غزلیں درج ہیں جو بزمانۂ قید فرنگ ثالث
۲۰ ستمبر ۲۰ء ستمبر سنہ ۲۳ء تک کہی گئیں اور جیل میں لکھی گئی ہیں
(سنہ ۱۹۲۳ء)

مرتبہ

بیگم حسرت موہانی

جسکو

اسحاق علی علوی الکتب منیجر نے اپنے

النّاظر پریس واقع لکھنؤ میں چھاپا

اور

بیگم حسرت موہانی نے کانپور سے شایع کیا

طبع اول
۱۲۵۰ جلد

(جملہ حقوق محفوظ ہیں)

قیمت فی جلد
قیمت مجلد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

یہ مجموعۂ غزلیات جو دیوان حسرت کا ساتواں حصہ ہے اسکی بعض خصوصیتیں قابلِ لحاظ ہیں۔ مثلاً

(۱) اس کی تصنیف میں ۲۰ ستمبر ۲۳ء سے ۳۰ ستمبر ۲۳ء تک کل ۱۱ دن صرف ہوئے ہیں۔

(۲) حروف ابجد میں سے ہر حرف کی ردیف میں کم سے کم ایک غزل اس میں ضرور موجود ہے مگر ارباب نظر ملاحظہ فرمائیں گے کہ "ث" "ذ" "ص" "ض" "ط" "ظ" "ع" "غ" "ف" "ک" وغیرہ حروف کی ردیفوں میں جو غزلیں ہیں وہ بھی یکسر بے لطف و بے رنگ نہیں ہیں۔

(۳) جن جن بزرگوں سے فقیر کو فیض پہونچا ہے اُن میں سے اکثر کی جانب اس مجموعہ میں کہیں نہ کہیں اشارہ موجود ہے۔ بزرگان دین اسلام کے علاوہ ایک موقع پر سری کرشن کا بھی نام آیا ہے۔ حضرت سری کرشن علیہ الرحمہ کے باب میں فقیر اپنے پیر اور پیروں کے پیر حضرت سید عبد الرزاق بانسوی قدس اللہ سرہ انوار کے مسلک عاشقی کا پیرو ہے ؎

مسلک عشق ہے پرستش حُسن — ہم نہیں جانتے عذاب و ثواب

(۴) یہ کل غزلیں اُس زمانے میں لکھی گئیں جبکہ فقیر پر حکومت کی جانب سے ایک دوسرا مقدمہ چلایا جا رہا تھا۔ مگر اسکے سبب سے انشاء اللہ تعالیٰ کہیں پریشانئ خیال کے نمونے نظر نہ آئیں گے۔ وما توفیقی الا باللہ۔ فقط

فقیر حسرت موہانی

Rām Bābū Saksena Collection
۳۲۱-۱

23 JUL 1963
CHECKED

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہدیۂ شوق

از فقیر حسرت موہانی

(سلسلۂ فہرست حصۂ ششم)

(۱) بہ ارباب ذوق و تصوف یعنی

حضرت مولانا شاہ محمد اکبر صاحب حقی کانپوری	میاں سید محمد علی عرف چھبن میاں رزاقی بانسوی	حضرت مولانا مولوی نور محمد صاحب سجادہ آستانہ فتحپوری
پیرزادہ عبدالرشید صاحب پانی پتی	میاں سید ممتاز احمد رزاقی بانسوی	حضرت مولانا شاہ ولایت حسین الہ آبادی
مولوی سید فخر الحسن فطرت موہانی	میاں محمد قطب الدین عبدالوالی لکھنوی فرنگی محلی	حضرت مولانا سید فضل شاہ جلالپوری

(۲) بہ ارکان علم و فن یعنی

مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندی	حضرت مولانا مولوی عبداللہ عمادی	عماد الملک مولوی سید حسین بلگرامی
مولوی محمد علیم صاحب ردولوی	مولوی رشید احمد سالم امیٹھوی	مولانا مولوی حمید الدین اعظم گڈھی
مولوی سید محفوظ علی بدایونی	مولوی عبدالحق ہاپوڑی مہتمم ترقی اردو	مولوی سید سلیمان ندوی

(۳) بہ نکتہ سنجان سخن یعنی

مولوی شفیع احمد ندرت میرٹھی حضرت جگر مرادآبادی	میاں سید حسین احمد پاک شاہجہانپوری مولوی شوکت علی فانی بدایونی	مولوی احمد علی شوق قدوائی نگوری سید علی احسن احسن مارہروی
حضرت سیماب اکبرآبادی	حضرت صفدر مرزاپوری	سید امیر حسن دلگیر مارہروی

(۴) بہ دوستان قدیم و صادق یعنی

مولوی محمد زکریا لدھیانوی	منشی محمد فاروق دیوانہ گورکھپوری	سید سجاد حیدر یلدرم نہٹوری
مولوی محمد محسن جرنلسٹ بریلوی	منشی عبدالقوی فانی لکھنوی	مسٹر محمد حیات دہلوی متوسل گوالیار
مسٹر محمد حفیظ بی اے - ال - ٹی پٹنہ	سید احمد ذہنیت بریلوی	مسٹر آصف علی دہلوی سابق بیرسٹر

(۵) بہ ہمدردانِ بے ریا یعنی

منشی محمد امین شاہ [illegible] تاجر سیمنٹ کانپوری	مولوی یوسف علیخاں منیجر دفتر اردو علیگڈھ	حافظ عبدالرحیم وکیل علی گڈھ
مولوی سید علی محسن صاحب ہانی	ڈاکٹر محمد اشرف خاں علی گڈھ	پنڈت سوہن لال وکیل علی گڈھ
میاں محمد سیف الرسول بنجاپوری	بابو بنسی لال وکیل علیگڈھ	حافظ محمد نقی تاجر قفل علی گڈھ
حضرت ممتاز بنگلوری	مولوی فرید الدین نعمانی ردولوی	چودھری محمد علی صاحب رئیس ردولوی
عیسیٰ خاں صاحب نشتر احمد آبادی	مولوی نواب علی صاحب سابق وکیل بارہ بنکی	مولوی محمد نسیم ایڈووکیٹ لکھنؤ
خلیفہ جہانگیر صاحب کسمنڈوی	مولوی شیخ فدا حسین صاحب لکھنوی	مولوی محمد وسیم بیرسٹر لکھنؤ
مولوی سید حمایت الحسن ایم اے موہانی	سیٹھ احمد حاجی صدیق کھتری تاجر بمبئی	مسٹر محمد افضل زرباف والا سورتی
مولوی سید شبیب الحسن موہانی	منشی محمد فاروق ناظر کلکٹری علی گڈھ	سید زاہد علی سبزپوش گورکھپوری
مولوی سید وجاہت الحسن موہانی	عزیز سید محمد مسیح موہانی	مولوی محی الدین قصوری

(۶) بہ محبانِ سیاسی و خصوصی یعنی

مسٹر جی۔ ایس کھاپرڈے امراؤتی	مسٹر عباس طیب جی بڑودہ	مسٹر گنیش شنکر ودیارتھی کانپوری
مسٹر سالمنیگر سابق ڈپٹی جیلر سابرمتی	مسٹر موتی لال ورما اٹاوہ	مولوی قمر احمد سابق وکیل غازیپوری
مسٹر پاٹنکر سابق جیلر جیل سابرمتی	مسٹر انند دیو پرشاد غازیپوری	قاری عباس حسین جرنلسٹ دہلوی
مہاتما نند گوپال سابق ایڈیٹر سوراج الہ آباد	بابو رام رکھ سابق ایڈیٹر سوراجیہ الہ آباد	مسٹر گنیش دامودر ساورکر مہاراشٹری
مولوی [illegible] ایڈیٹر علیگڈھ گزٹ	مولوی فضل حسین بسمل ایڈیٹر البرید کانپور	مسٹر محمد خاں سندھی
لالہ [illegible] حافظ آبادی ایڈیٹر [illegible] لاہور	منشی دیا نرائن نگم ایڈیٹر زمانہ کانپور	مسٹر ایس۔ ڈی۔ دیو مہاراشٹری

(۷) بہ عزیزانِ مہجور مخلصا مستور یعنی

بیگم صاحبہ ڈاکٹر لقمانی طیب جی بمبئی	مولوی محمد سیان صاحب میٹھوی	لالہ ہردیال ایم اے دہلوی
بیگم صاحبہ مسٹر محمد حنیف - پونا	مولوی سعید الرحمن صاحب دہلوی	مسٹر چٹو پادھیا حیدرآبادی
مس ریحانہ عباس طیب جی - بڑودہ	ڈاکٹر نور محمد صاحب سندھی	ڈاکٹر منصور احمد مقیم جرمنی

(۸) بہ آسودگانِ خاک یعنی

مولوی سید شریف الحسن مرحوم موہانی	والد مرحوم مولوی سید اظہر حسن موہانی	جدی مولوی سید لطف حسن مرحوم موہانی
حکیم سید محمد ایوب مرحوم صاحب موہانی	عزیز مولوی سید عبد الصمد حسن مرحوم موہانی	مولوی سید حبیب الدین مرحوم موہانی
برادر مرحوم مولوی سید کریم الحسن موہانی	عزیز مولوی سید ظہور الحسن موہانی	حکیم سید محمد ادریس مرحوم موہانی

نوٹ:- حصہ ششم کے آغاز میں جن جن لوگوں کے نام زیر عنوان "ہدیہ شوق" درج ہونے سے رہ گئے تھے وہ اس حصہ ہفتم میں لکھے جاتے ہیں۔ اب بھی جو رہ جائیں گے حصہ ہشتم میں درج ہونگے۔ حسرت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیوان حسرت موہانی حصہ ہفتم

ردیف "الف"

ہر چند ہو کے جان سے بیزار جائیگا
پر واں حضور طالبِ دیدار جائیگا

گھسنے نہ پائیگا تری محفل میں پھر کبھی
ساقی یہاں سے آج جو ہشیار جائیگا

زنہار بزمِ یار سے عاشق رہے جو دور
جب شوق دید اُٹھائیگا ناچار جائیگا

صبر و قرار ہوش و خرد مال و جان دیا
ہوگا جو کچھ حضور میں درکار جائیگا

پروا نہوگی اُسکے دلِ بے ملال کو
صدمہ فراقِ یار کا بیکار جائیگا

تیری گلی میں بیٹھ کے اُٹھتے ہیں ہم کہاں
اور ہم اُٹھیں بھی دل تو نہ زنہار جائیگا

دربان کی دورباش کا حسرت کو غم کہاں
اک بار وہ بلائیں تو سو بار جائیگا

"معیارِ سخن" مالیگانوں — ۶- نومبر ۱۹۲۳ء

جو اب اُن سے ملنا دوبارہ نہ ہوگا
تو جینا بھی شاید ہمارا نہ ہوگا

وہ ملتے رہیں گے تصور میں ہم سے
غمِ ہجر بھی ناگوارا نہ ہوگا

ہمیں پھر بھی لیجائیگا اُس گلی میں
کہ اُس کے سوا دل کو چارا نہ ہوگا

اُجڑ جائیگی بزمِ رنداں جو ساقی
مروت نہ ہوگی مدارا نہ ہوگا

ہمیں گھر میں لائے تو وحشت یہ بولی
یہاں پر ہمارا گزارا نہ ہوگا

سنائیں اُنھیں حالِ دل یا نہ ہم کو
بھلا کچھ تو ہوگا جو سارا نہ ہوگا

کوئی شکوۂ تیغِ ستم اور ہوں گے
وہ کہتے ہیں حسرت ہمارا نہ ہوگا

"مشرق" گورکھپور — ۲۶- اکتوبر ۱۹۲۳ء

ردیف "ب"

ساکتِ یاس ہیں جانِ دلِ ناکامِ شباب / کیا ہوا آہ وہ ہنگامۂ ایامِ شباب
منتظرِ مرگ مناجات کی ہر دم ہے دعا / اب نہ آسایشِ پیری ہے نہ آرامِ شباب
قابلِ دید ہوئی حسنِ درخشاں کی بہار / کیا سے کیا ہو گئے ہو کر وہ مے آشامِ شباب
مئے تو یہ سے مخمور ہوئی روحِ جمال / بادۂ عیش سے لبریز ہوا جامِ شباب
دلربائی ہے خود اُس جانِ جوانی کی غلام / مالکِ نازو ادا ہے وہ دلارامِ شباب
ہوسیں وصلِ بتاں کی نہ مٹی ہیں نہ مٹیں / ہم سے چھوٹی ہے نہ چھوٹے سے گلفامِ شباب

[illegible]

درپئے دین و دل و جاں ہیں بتانِ کافر / حسرت اچھا نظر آتا نہیں انجامِ شباب

"تلاوت" بمبئی — ۲۶۔ اکتوبر سنہ ۲۲ء

ردیف "ت"

ہم شکوۂ فلک ہی کریں گے حضورِ دوست / ظاہر نہ ہونے دیں گے وہاں بھی قصورِ دوست
آنے میں دیر مجھ کو ہوئی ہے تو کس قدر / مضطر ہے تنگ گو میں دلِ ناصبورِ دوست
محفل میں دورِ ثانیِ مئے ہے ابھی آج / ساقی کو سیکھنے دی گئی نگاہِ سرورِ دوست
میری تسلیوں کے نہیں ہیں جو مشورے / پھر کیوں جواب خط میں ہم ہیں سطورِ دوست
پیدا نہیں ترانۂ مطرب سے وجدِ روح / کانوں میں آ رہی ہے یہ آوازِ دورِ دوست
ہو گی ضرور قدرِ وفا دل ابھی سے کیوں / کرتا ہے شکوۂ ستمِ بے شعورِ دوست
اظہارِ شوق کی متحمل نہ ہو سکی / برہم غضب ہے رات سے طبعِ غیورِ دوست

[illegible]

اہلِ ہوس کی ہیچ ہیں ساری شکایتیں / جا ہے کمالِ حسن پہ حسرت غرورِ دوست

"تمہید نظر" لکھنؤ — ۲۶۔ اکتوبر سنہ ۱۳ء

ردیف "ث"

اپنی ذلت کی وہ مغرور تو کیا ہے باعث / خود ہمارا دل مجبور رہا ہے باعث
اُس جفاکار کی آنکھیں بھی جو نم ہیں اس کا / یاد محرومیِ اربابِ وفا ہے باعث

آپ کی ایک نظر کے یہ کرشمے ہیں تمام
صحتِ دل کی دوا ہے نہ دعا ہے باعث

بد کو بھی نیک سمجھتے نہیں کیوں عاشقِ حق
فرض کیا ہے جو کہیں بد کا خدا ہے باعث

رحمتِ حق ہے مگر میرے معاصی کی جزا
کہ ہے باعث کوئی اسکا تو خطا ہے باعث

یہی لائی ہے اُڑا کر ترے ملبوس کی بو
بیخودی ہائے تمنا کی صبا ہے باعث

[illegible]

ذکرِ حسرت پہ وہ بولے مری رسوائی کا
یہی دیوانہ یہی بے سروپا ہے باعث

"زمیندار" لاہور — ۲۶ - اکتوبر ۲۳ء

ردیف "ج"

تجھ سے جو دردِ دل کا بھی ہوتا نہیں علاج
ہے کس مرض کی اور تو اے نازنیں علاج

اہلِ ہوس کے دردِ تمنا کا بر محل
کرتی ہے خوب وہ نگہِ خشمگیں علاج

بیمارِ غم ہوئے ہوں جو تیرے فراق میں
ایسوں کا تو ضرور ہے اے مہ جبیں علاج

پایا کہیں نہ کسی نے بھی دردِ عشق کا
کوئی بھی اے طبیب ترا دلنشیں علاج

اُس دل کو اب گداز کرے فکرِ عاشقی
جس کا نہ کر سکے غمِ دنیا و دیں علاج

پھر کیوں دوائے درد کے درپے ہیں چارہ گر
جب خود ہی چاہتی نہیں جانِ حزیں علاج

[illegible]

حسرت شرابِ وصل سے صحت جو ہو تو ہو
دل کا نہیں ہے ورنہ دوا میں کہیں علاج

"ہمایوں" لاہور — ۲۶ - اکتوبر ۲۳ء

ردیف "ح"

وہ دیکھنے جو بام پہ آئے بہارِ صبح
نازاں ہیں اپنے بخت پہ کیا کیا نگارِ صبح

پیدا فلک پہ ہو کے یہ بیاضِ سحر کا نور
ظلماتِ شب میں پا ہی رواں جو بہارِ صبح

نکلا ہے کس غرور سے ہمراہِ آفتاب
پردے سے ہے شفق کے نمایاں نگارِ صبح

روزِ فراقِ یار مری چشمِ یاس میں
ہمرنگ ظلمت ہوا ہے دلِ داغدارِ صبح

خورشید روئے یار سے ہو کر منیرِ حسن
شامِ شبِ وصال بھی کرتی ہے کارِ صبح

[illegible]

ملتے ہوئے اٹھے ہیں وہ آنکھیں جو خواب سے | پھیلا ہوا ہے نورِ جمالِ خمارِ صبح

"الامان" دہلی	تمکینِ حسنِ یار کے صدقے میں روزِ وصل کچھ بڑھ گیا ہے اور بھی حسرت وقارِ صبح	۲۶- اکتوبر ۱۹۲۳ء

ردیف "خ"

دخترِ رز ترے پہلو میں نہاں ہے گستاخ | دیکھ تو کیسی یہ لے پیرِ مغاں ہے گستاخ
ہمتِ عاشقِ بیدل پہ خدا کی رحمت | کوچۂ یار کی جانب جو رواں ہے گستاخ
کس قدر ہے نگہِ شوق بھی اپنی بیباک | چہرۂ یار میں کیا کیا نگراں ہے گستاخ
عرضِ حالِ دلِ مضطر پہ وہ بولے ہنس کر | ہم سنیں کیا کہ ترا طرزِ بیاں ہے گستاخ
خوش کہ ناخوش ہو کوئی جا ہی پہنچتا ہے وہاں | انکی خدمت میں مرا شورِ فغاں ہے گستاخ
سنکے آئے ہیں کسی سے جو مرے شوق کا حال | پوچھتے پھرتے ہیں سب سے "وہ کہاں ہے گستاخ"

"نگار" بھوپال	کچھ غضب سے کبھی ترے خوف نہیں ہے اسکو کس قدر حسرتِ بیتاب و تواں ہے گستاخ	۲۶- اکتوبر ۱۹۲۳ء

ردیف "د"

وہ ہوں خیالاں سے اگر سیرِ بغداد | تری قسمت خوشا تقدیرِ بغداد
حقیقت میں ہے خاکِ روضۂ پاک | جسے کہتے ہیں سب اکسیرِ بغداد
ہمیں فردوس میں لائے تو کیا کیا | نظر میں پھر گئی تصویرِ بغداد
سوادِ ہند میں لگتا نہیں جی | دلِ دیوانہ ہے دلگیرِ بغداد

"نظام المشائخ" دہلی	ہوا سے شوق اڑا لیجائے حسرت نہ اچھا یوں نہیں تدبیرِ بغداد	۲۶- اکتوبر ۱۹۲۳ء

ردیف "ذ"

حاصل جو ہوئے دردِ محبت کے لذائذ | میں بھول گیا عیش و فراغت کے لذائذ

جب تک نہ کھلے یہ کہ محبت ہی عبادت	[illegible]	محسوس ہوں کیا تیری اطاعت کے لذائذ
مجموعۂ اضداد ہے دردِ دلِ عاشق		سب جانتے ہیں جسکی اذیّت کے لذائذ
ہر حرف میں اُس نامۂ رنگیں کے ہیں پنہاں		جدت کے، عبادت کے، اشارت کے لذائذ
مرضی پہ تری چھوڑ کے ہر امر اہم کو		جانے کوئی کیا فسخِ عزیمت کے لذائذ
ارواح پہ اعمال کے آثار ہیں طاری		دوزخ کے شدائد ہیں نہ جنت کے لذائذ
پوچھے کوئی اربابِ تمنا کے دلوں سے		حُسنِ رُخِ جاناں کی حکایت کے لذائذ
دل کو جو ہوئی کثرتِ عصیاں پہ ندامت		حاصل ہوئے کیا کیا تری رحمت کے لذائذ

"درویش" دہلی	ڈرتے ہیں جو سیدان وغا سے انھیں حسرت معلوم نہیں شوقِ شہادت کے لذائذ	۲۶ - اکتوبر ۲۳ء

ردیف "ر"

دل ہے ترے وصل کا طلبگار	[illegible]	"دیو انہ بکار خویش ہشیار"
قیدِ ہوس و خرد سے چھُٹ کر		آزاد ہیں عاشقانِ حسرار
سر دادۂ بلاکشانِ غم ہیں		اُس جانِ جہانیاں کے بیمار
ہے شوق تری طلب کا بیحد		معلوم نہ ہو سکے گی مقدار
مایوسِ وصال ہیں، زباں پر		پھر بھی ترے نام کی ہے تکرار
آمادۂ قتلِ عاشقاں ہے		وہ یارِ دو شاہد ستمگار
جو کچھ اپنا ہے سب ہے اُن کا		وہ دل کہیں جان کے بھی مختار
ہم جب سے ہوئے ہیں کافرِ عشق		تسبیح بکار ہے نہ زنّار

"معارف" اعظم گڈھ	حسرت نے بھی مثلِ شمس تبریز اشعار میں کہدیئے سب اسرار	۲۷ - اکتوبر ۲۳ء

ابر وسے و نغمہ صحن گلزار	:	تم پاس نہیں تو سب ہے بیکار

شوریٰ عشق سے تو لے دل
زنہار جو ہو کبھی خبردار

لبریز نشاط ہے دلِ شوق
آثار بہار ہیں نمودار

ہمرنگِ شفق ہے آتشِ گل
سبزی ہے چمن کی رشکِ زنگار

وعدے پہ وہ آئیں تو پھر کیسے
اقرار بنا آئیگا نہ انکار

پابوس کی التجا پہ اس نے
کس ناز سے کہہ دیا "خبردار"

انکار سے تیرے شوقِ دل میں
آبادیِ آرزو ہے بسیار

(ق) دل سرد ہے حسنِ مہوشاں سے
ہے عشقِ بتاں سے جان بیزار

دنیا سے نہ دین سے ہے مطلب
حسرت ہے فریفتۂ جلوۂ یار

"تبلیغ" امروہہ — ۲۷ ۔ اکتوبر ۲۲ء

جنت کو چلے جو ہم گنہگار
استادہ ہوئے صفوفِ ابرار

رستے میں لگا پہ وہ ہے دیوار
اس بات کے کبھی نہیں روادار

ایسوں سے ہو کیا کرم کی امید
ہے جنکی طرف نظر بھی دشوار

بلبل نے قفس سے چھوٹ کر بھی
کھولی نہ چمن میں پھر سے منقار

بازارِ جہاں میں سگے ہیں
دیکھو جدھر آرزو کے انبار

لٹ جائے نہ دولتِ صبر اے دل
اس خالِ سیاہ سے خبردار

اے حسنِ غیور دوست کر شرم
یہ مستی ہے یہ بزمِ اغیار

نوشاد میں ہے ترا مقابل
کوئی نہ بجز فغان فرخار

کب مائلِ غیر ہیں وہ حسرت
بااینہمہ التفاتِ بسیار

"البشیر" کانپور — ۱۰ ۔ نومبر ۲۲ء

ردیف "ز"

ہو لے بہ شکالی ہے ہوس خیز
کرے کوئی کہاں تک مے سے پرہیز

تبسم ہے ترا اے شاہِ خوباں	سراسر اک تماشائے دلآویز
یہاں دل کا مکاں پُر آرزو ہے	وہاں ہے نازِ حسنِ یار فتنہ خیز
فسونِ طرفہ ہے حرفِ لبِ یار	کہیں شکر شکن تھا ہے نمک ریز
سب اُس کو درد ہم کہتے ہیں درماں	اذیت بھی ہے جس کی راحت آمیز
نہیں اب تاب تک جو اس عقل بہ جا	شراب عاشقی تھی کس قدر تیز

"تمدن" دہلی	جسے فیضِ سخن پہونچا ہے حسرت زروحِ پاکِ شمس الدین تبریز	۲۶- اکتوبر ۲۳ء

بیخود ہیں وہ سکتے ہیں کیا ہی تمھارے پاس	لے دیکھے ایک تیرِ دعا ہے تمھارے پاس
بیمارِ غم ہیں دور سے آئے ہیں سن کے نام	کہتے ہیں دردِ دل کی دوا ہے تمھارے پاس
کسکو نہیں قبول کہ ہے شغلِ مے حرام	پر فصلِ گل ہیں ہو تو روا ہے تمھارے پاس
خاموش تم ہو سب ہیں ہلاک فریبِ لطف	اچھی یہ تیغ نیم رضا ہے تمھارے پاس
روشن ہمارے دل میں بھی ہے اک سراجِ ورد	برقِ جمال کی جو ضیا ہے تمھارے پاس
شمشیرِ عشق تیرِ ادا و تفنگِ ناز	سب چیز اپنے نام خدا ہے تمھارے پاس

"عصر جدید" کلکتہ	اب کیا نہ لے گا پہلو حسرت میں دل بھلا اک عمر یہ گذار چکا ہے تمھارے پاس	۲۷- اکتوبر ۲۳ء

ردیف "ش"

جلوۂ حق کو ہے نظر کی تلاش	دلِ عاشق کرے بصر کی تلاش
گمرہانِ وصالِ یار کریں	جا کے پاتے ہیں راہبر کی تلاش
شمس و رومی سے پوچھ لیں ہو جنہیں	سخنِ عشقِ معتبر کی تلاش
اُس جفا جو سے ہے وفا کی امید	ثمرِ شاخِ بے ثمر کی تلاش

؎ اشارہ بجانب حضرت سید عبدالرزاق بانسوی رحمۃ اللہ علیہ۔

حسن اُن کا اثر پذیر نہیں — جذب دل کو ہے کیوں اثر کی تلاش
ہمتِ اہلِ دل سے دُور نہیں — شوق کی راہِ پُر خطر کی تلاش
حالِ دل کی اُنھیں خبر ہی نہیں — ہم کو ناحق ہے نامہ بر کی تلاش
انکو رہتی ہے عاشقوں کے لیے — سخنِ تلخ و مختصر کی تلاش

[illegible]

"ہمدم" لکھنؤ	ہو جنھیں ہوا ہیں تو ہے حسرت خواہش نزد بھی در و سر کی تلاش	۱۰- نومبر ۲۳ء

ردیف "ص"

آنکھوں میں نورِ جلوۂ بے کیف و کم ہے خاص — جب سے نظر پہ اُنکی نگاہِ کرم ہے خاص
کچھ ہم کو بھی عطا ہو کہ اے حضرتِ کرشن — اقلیمِ عشق آپ کے زیرِ قدم ہے خاص

[illegible]

"زمانہ" کانپور	حسرت کی بھی قبول ہو متھرا میں حاضری سنتے ہیں عاشقوں پہ تمھارا کرم ہے خاص	۲۷- اکتوبر ۲۳ء

ردیف "ض"

کیونکر کہیں کہ ہم پہ اطاعت نہیں ہے فرض — فطرت پہ کیا تمھاری محبت نہیں ہے فرض
سجدہ میں جائینگے تری محفل میں بیدھڑک — کچھ ہم پہ التماسِ اجازت نہیں ہے فرض
پھر کیوں جفائے یار سے نالاں ہیں اہلِ دل — کیا عاشقوں پہ شوقِ شہادت نہیں ہے فرض
بے ضربِ ذکر و فکر ملے گی ہمیں مراد — اہلِ ولا پہ زہد و ریاضت نہیں ہے فرض

[illegible]

"عصرِ جدید" کلکتہ	حسرت کرو دعا کہ ہے دل فگارِ عشق تدبیر اندمالِ جراحت نہیں ہے فرض	۱۸- نومبر ۲۳ء

ردیف "ط"

لکھتے ہیں پھر کہ لکھتے نہیں ہم ہزار خط — دیکھیں تو بھیجکر وہ ہیں ایک بار خط
آیا ہے عین کشمکشِ انتظار میں — کیونکر نہ ہو عزیز ترا غم شکار خط

لکھا تھا اپنے ہاتھ سے تم نے جو ایک بار	۱۹۲۳ء نمبر ۲۰۹-۲۲	اتبک ہمارے پاس ہے وہ یادگار خط
اس نے کہیں نہ حرفِ تسلی بھی ہو لکھا		پڑھتے ہیں اس امید پہ ہم بار بار خط
مجھ کو عجب یہی ہے کہ اے نازنیں ترا		لیتا ہے دستِ شوق میں کیونکر قرار خط
سرتاسر اک لطیفۂ خوشبو ہے وہ نگار		زلف اُنکی عنبریں ہے تو ہے مشکبار خط

"ہزار داستان" لاہور	مجھ سے گدائے شوق کو لکھے تو کیا لکھے حسرت دیارِ حسن کا وہ شہریار خط	۱۸-نومبر ۱۹۲۳ء

ردیف "ظ"

حور کا ذکر ہے کیا کیا بزبانِ واعظ	۱۹۲۳ء نمبر ۴۳-۴۴	وصفِ جنت میں سنے کوئی بیانِ واعظ
بن پڑا کچھ بھی نہ رندوں کے دلائل کا جواب		سخت حیرت میں ہے عقلِ ہمہ دانِ واعظ
گرم دنیائے ریا میں ہے جو بازارِ فریب		آجکل خوب ہی چلتی ہے دکانِ واعظ
رگرد ہیں رند کہ چھوڑینگے نہ دامن تیرا		کس مصیبت میں پڑی آنکے جانِ واعظ

"اودھ اخبار" لکھنؤ	لیگیا ہے کوئی پگڑی جو اُڑا کر حسرت مجھ گنہگار پہ ہے شبہ گمانِ واعظ	۱۸-نومبر ۱۹۲۳ء

ردیف "ع"

عشق ہے جان و مالِ اہلِ سماع	۱۹۲۳ء نمبر ۲۴-۲۶	دولتِ لازوالِ اہلِ سماع
عرش پر ہے خیالِ اہلِ سماع		اے خوشا وجد و حالِ اہلِ سماع
عاشقانِ ترانہاے جمیل		ہیں جلال و کمالِ اہلِ سماع
اہلِ دل کا ہے ایک ہی مسلک		مسلکِ بے مثالِ اہلِ سماع
کشتۂ عشق ہے ہر اک دل میں		رحمتِ حق بحالِ اہلِ سماع
اُن سے جو کچھ ہے سب محبت ہے		حال ہو یا کہ قالِ اہلِ سماع

"نظام المشائخ" دہلی	زاہدوں سے کے پڑے گا سر حسرت	۱۸-نومبر ۱۹۲۳ء

اک نہ اک دن وہ بالِ اہلِ سماع

ردیف "غ"

غم و فکرِ شوق و تمنا سے فارغ
ہیں عاشق ترے ساری دنیا سے فارغ

نہ تم ہو مرے جذبِ الفت سے بیغم
نہ یوسف تھے عشقِ زلیخا سے فارغ

انھیں جلوہ گر دل میں ہر لحظہ پاکر
تمنا ہے فکرِ تماشا سے فارغ

وہ مطلق ہیں خود انکی نسبت ہے لیکن
نہ اعلیٰ سے فارغ نہ ادنیٰ سے فارغ

[illegible]

"الامان" دہلی — پناہِ محبت میں ہم آکے حسرت / ہوئے خوفِ احکام بیجا سے فارغ — ۱۹ - نومبر ۲۳ء

ردیف "ف"

نظر اُس رخ پہ ہے ادب کے خلاف
دل ہے اس فیصلے پہ سب کے خلاف

کچھ بھی ہم اُن سے کہہ سکے نہ کہیں
تا خوشیہائے بے سبب کے خلاف

شکرِ غم تابعِ خمار نہیں
مستیِ بادۂ عنب کے خلاف

آج پر کیا وہ روز کرتے ہیں
بے رخی وعدہائے شب کے خلاف

[illegible]

"جامعہ" علی گڈھ — حسنِ جاناں کے عہد میں حسرت / شوق ٹھہرا ہے ادب کے خلاف — ۳۰ - اکتوبر ۲۳ء

ردیف "ق"

اتنی کہاں ہے اور جو ہو بھی مجالِ شوق
وہ ٹال دینگے آکے سے بلا سوالِ شوق

ہم کو ہے دیدِ یار کی خواہش کہ فی المثل
نکلا ہے آسمانِ دعا پہ ہلالِ شوق

مشہور اگرچہ دور رہی راہِ دیارِ دوست
ستا نہ چل کھڑے ہی ہوئے ہم بحالِ شوق

اونچا ہوا ہے اور بھی کچھ آشیانِ حسن
کھولے ہیں جب سے مرغِ تمنا نے بالِ شوق

[illegible]

"ترچھی نظر" لکھنؤ — دل طالبِ وصال ہے بیشک - مگر کہیں — ۱۰ - نومبر ۲۳ء

حسرت یہی عروج نہ ٹھہرے زوالِ شوق

ردیف "ک"

چھپے گی تری دوستداری کہاں تک
کریگا دل انکارِ یاری کہاں تک

کہیں رُک بھی اے چشمِ خوننابہ افشاں
کہاں تک تری اشکباری کہاں تک

خدا جانے آخر ترے غمزدوں کو
ستائے گی یادِ بہاری کہاں تک

نظر بازؔ اڑا لیں گے سب حالِ شب کا
چھپے گی وہ چشمِ خماری کہاں تک

سرِ راہ بیٹھے ہیں بجوابِ خور ہم
نہ نکلے گی اُن کی سواری کہاں تک

کرے گی فقیروں سے اے شاہِ خوباں
تغافل تری شہریاری کہاں تک

ہمیں حالِ دل عرض کرنے نہ دیگی
بھلا اُن سے بے اختیاری کہاں تک

غرور آپ کا کم تو ہوگا نہ ہوگا
جتائیں گے ہم خاکساری کہاں تک

بیاں ہو چکی ہم سے اُس گل کی خوبی
سرِ برگ رنگیں نگاری کہاں تک

وہ کہتے ہیں دیکھیں تو رہتی ہے باقی
تری شانِ پرہیزگاری کہاں تک

پھر آنے کی ناکام اُس در پہ جا کر
نباہے کوئی وضعداری کہاں تک

تمنا کو اس حد پہ رہنے نہ دیگی
ترے حُسن کی بیقراری کہاں تک

[illegible]

کرو سیرِ دنیائے حیرت بھی حسرتؔ
خردمندی و ہوشیاری کہاں تک

[illegible] لکھنؤ

۶- نومبر ۳۳ء

ردیف "ل"

ہوا کیا جو یہ غم کسی نے قبول
غیرِ انساں کہ تھا ظلوم و جہول

بھیجیے [illegible] درود و سلام
بجناب رسولؐ و آلِ رسولؑ

[illegible] روح پر فتوح حسینؑ
نورِ چشمِ علیؓ و جانِ بتولؑ

[illegible] خلد کے سردار
گلبنِ [illegible] رسول کے پھول

[illegible]

جملہ اربابِ صبر و فقر و فنا جن کے روضے پہ رحمتِ حق کا	جن سے سیکھے ہیں عاشقی کے اصول روز ہوتا ہے کربلا میں نزول

"نظام کالج اردو میگزین" حیدرآباد دکن	بارگاہِ حضور میں حسرت کاش ہو جائے یہ غزل بھی قبول	۳۰ - اکتوبر ۱۹۲۳ء

ردیف "م"

غزل نمبر [illegible]

بارہا کھائی ہو جس نے لبِ جاناں کی قسم	خضر کھاتے ہیں یہ کیا چشمۂ حیواں کی قسم
آج تو منہ لبِ ساغر سے بھڑائے میرا	ساقیا تجھ کو مری مستیٔ پیماں کی قسم
زعفراں زارِ مسرت ہو مری کشتِ امید	تیری تقریر سے تیرے لبِ خنداں کی قسم
عالمِ حسن میں کیا ہو ترا جلوۂ نور	ماہِ تاباں کی قسم مہرِ درخشاں کی قسم
آج تک یاد ہیں صدمے جو دیے تھے تو نے	اے ستمگار ترے کثرتِ احساں کی قسم
نزہتِ خلد نے لے نامِ جاناں تیری	بارہا کھائی ہے دلچسپیٔ عنواں کی قسم

اٹھنے انکار مرا ہجر میں کیا کیا حسرت ساغرِ مے نے دلائی لبِ جاناں کی قسم	۳۰ - اکتوبر ۱۹۲۳ء

ردیف "ن"

غزل نمبر [illegible]

اب ہم میں بھلا بیت کے آثار کہاں ہیں	تم پھر بھی کہے جاؤ "یہ بیمار کہاں ہیں"
نقش ہیں یہ کہتے ہوئے آئے وہ بصد ناز	آئیں مرے جانباز گرفتار کہاں ہیں
ہمکو بھی کیا کم ہے کہ بندے ہیں تمہارے	دعوائے محبت کے سزاوار کہاں ہیں
سجدے کیے اس در پہ اسی عذر سے لاکھوں	ہم عاشقِ بیخود ہیں گنہگار کہاں ہیں
اکبار چلے جاؤ دکھا کر جھلک اپنی	ہم جلوۂ پیہم کے طلبگار کہاں ہیں
پوشیدہ ہم اس گوشۂ محفل میں ہیں خاموش	جس میں یہ نہ جانے نگہِ یار کہاں ہیں
ہر لحظہ تصور کی ہے مصروفیٔ بیحد	عاشق ترے بیکار ہیں بیکار کہاں ہیں

کہتا ہے فریبِ نظرِ یار۔ بھلا ہم
بیبہرِ خطا کار دل آزار کہاں ہیں

شوق اُنسے یہ کہتا ہے توجہ نہیں تمکو
عقدے مرے سب سہل ہیں دشوار کہاں ہیں

اُس حسن نظر سوز کا ہے اب تو یہ عالم
کہتا ہے مرے طالب دیدار کہاں ہیں

کافر جنھیں سب کہتے ہیں مسلم ہوں نہ حسرت
آزاد ہیں وابستۂ زنار کہاں ہیں

"جامعہ" علی گڑھ — ۱۸- نومبر ۲۳ء

ردیف "و"

اپنے آپے میں نہیں شوق کے مارے گیسو
پھیلے جاتے ہیں رخِ یار پہ سارے گیسو

نورِ ایماں کے معاون ہیں تمھارے عارض
کفرِ عشاق کے حامی ہیں تمھارے گیسو

کام آئیگی وہ کیا انکی پریشانی میں
چشمِ بیمار کے ڈھونڈھے نہ سہارے گیسو

مائلِ شوق مجھے پاکے وہ بولے ہنس کر
دیکھو تم نے جو چھوے آج ہمارے گیسو

ظلمتِ زلف سے نورِ رخِ خوبانِ وفا
جیت عارض کی ہوئی شرط میں ہارے گیسو

فلکِ حسن پہ ہیں ناز کے تاروں کی نمود
یا تہِ زینتِ افشاں ہیں تمھارے گیسو

فاتحہ پڑھنے چلے مرقدِ حسرت پہ جو وہ
پھیلے کس ناز سے رو رو کے سنوارے گیسو

"نگار" بھوپال — ۱۰- نومبر ۲۳ء

ردیف "ہ"

خلشِ خار سے خدا کی پناہ
نگہِ یار سے خدا کی پناہ

بڑھ کے اشرار سے ہوں جنکے غرور
ایسے احرار سے خدا کی پناہ

پھر ہوا دل کو شوقِ شاہدِ مے
ابرِ بسیار سے خدا کی پناہ

رہنماؤں کے دل بھی ہیں گمراہ
حسنِ بازار سے خدا کی پناہ

آچکی اب کسی کو شوق سے تنبیہ
تیرے اقرار سے خدا کی پناہ

مشورے دے جو ترکِ مے کے ہیں
ایسے غمخوار سے خدا کی پناہ

۲۶ - نومبر ۲۳ء	سامنا کون کر سکے حسرت اُنکی تلوار سے خدا کی پناہ	"زمیندار" لاہور

ردیف "ی"

کیا کیا نہ ہجر میں ترے ناشاد کر چکے
اب یہ سمجھ کے چپ ہیں کہ "وہ یاد کر چکے"

نادم وہی تو آج ہیں کل یہ بنا سے ناز
خاکِ شہیدِ عشق جو برباد کر چکے

پابندِ عیش ہو نہ سکے بندگانِ عشق
گو ختم قیدِ غم کی وہ صیاد کر چکے

کہتے ہیں اب وہ تیری گزارش ہے نا قبول
اک بار کر چکے جو ہم ارشاد کر چکے

رنگیں طرازیاں ہیں غضب اشکِ سرخ کی
جو دامنِ جنوں پہ ہم ایجاد کر چکے

نادم ہیں اب کمال جب اُن سے بیان ہم
ساری غمِ فراق کی روداد کر چکے

۹ - نومبر ۲۳ء	حسرت وہ اب ہوئے بھی تو کیا مائلِ کرم جب ختم ساری سختیِ بیداد کر چکے	"نور" کلکتہ

۲۲ - ستمبر ۲۳ء

تیری جفا بھی ہے وفا - اے بکمالِ دلبری
تیرے ستم سے دیتے ہیں لوگ مثالِ دلبری

بات ہے تیری حیلہ جو - حسرت بہ نازِ گفتگو
چال ہے تیری فتنہ خو مست بہ حالِ دلبری

اہلِ کمال کی نظر محو تماشا ہے دیکھ کر
چہرۂ حسنِ یار پر شوکتِ شانِ دلبری

مہر سپہرِ حسن ہو یا خط و خال و شکل رخ
ماہِ تمام تا زہ یا حسن و سالِ دلبری

اس کے سوا کہے یہ خوبصورت بتانِ ماہرو
کچھ بھی جو جانتا ہو تو کیا ہے کمالِ دلبری

ذات پہ جن کی ختم تھا شیوۂ جور بر ملا
آج ہیں بر سرِ وفا پھر بخیالِ دلبری
میں جو ہوا ہوں چھیڑ سے مائلِ حسن دیگرے
طرفہ تری تنفر میں ہے شانِ ملالِ دلبری
غش مرے حالِ دل پہ تھا شورِ جنونِ شوق کا
تیری ادا پہ ہے فدا نازِ جمالِ دلبری
حسرت پاک باز کے گریۂ شوق سے رہے
تازہ یونہیں خدا کرے تیرا نہالِ دلبری

"ہمایوں" لاہور — ۱۰ نومبر ۱۹۲۲ء

متفرق مطلعے

حال دل کہیئے اُن سے پاکے الگ	ڈانٹ دیں گر نہ وہ بلا کے الگ
دل کو جس دن سے ہوئی تیری محبت کی ہوس	ہم کو دوزخ کا ہو کچھ خوف نہ جنت کی ہوس
حسینوں میں آج ایک تم سا نہیں ہے	خوشامد فقیروں کا شیوہ نہیں ہے
حق ہے اک ذاتِ خدا غیر خدا ہے باطل	لوگ سمجھے ہیں کسے اصل میں کیا ہے باطل

"زمیندار" لاہور — ۱۰ نومبر ۱۹۲۲ء

کتب مصنفہ و مؤلفہ مولانا حسرت موہانی بی اے ایڈیٹر اردوئے معلّٰی و تذکرۃ الشعرا

دیوان حسرت مکمل مشتمل بر دیوان حسرت موہانی حصہ اول۔ دوم۔ سوم۔ چہارم۔ جس کا پانچواں اڈیشن یکجائی طور پر چھپ کر تیار ہوا ہے، اور پہلے چار مرتبہ اردو زبان کے قریب قریب کل رسالوں اور اخباروں میں شایع ہوکر عام طور پر مشہور و مقبول ہو چکا ہے۔ قیمت فی جلد عہ

دیوان حسرت حصہ پنجم۔ حال ہی میں چھپا ہے قیمت ۴ر

دیوان حسرت حصہ ششم۔ ابھی چھپ کر تیار ہوا ہے۔ قیمت ۸ر

دیوان غالب اردو مع شرح حسرت موہانی دیوان غالب کی یہ مشہور اور قابل دید شرح جس کا پانچواں اڈیشن حال ہی میں چھپ کر تیار ہوا ہے۔ مع مقدمہ تنقید۔ مشتمل بر حالات غالب۔ و تنقید کلام غالب۔ قیمت فی جلد عہ

حالات حسرت یعنی سوانح مولانا حسرت موہانی مع تصویر حسرت۔ مرتبہ مولانا عارف ہسوی۔ قابل دید۔ قیمت فی جلد ۸ر

انتخاب دیوان حسرت مع ترجمہ انگریزی و مقدمہ یعنی حسرت موہانی کے دواوین حصہ اول و دوم۔ سوم چہارم کا بہترین انتخاب۔ ہر اردو غزل کے بعد اسکا انگریزی ترجمہ بھی دیکھنے کی چیز ہے۔ مترجمہ چودھری ہاشم علی ہاشمی بی اے سابق ایڈیٹر انڈیپنڈنٹ۔ مطبوعہ ٹائپ۔ حصہ اول۔ قیمت عہ

انتخاب دواوین حصہ پنجم یعنی مجموعہ انتخاب دیوان ولی دکنی۔ شاہ مبارک آبرو۔ قاضی محمد صادق خاں اختر۔ میر انشاء اللہ خاں انشا۔ مرزا قادر بخش صابر دہلوی۔ خواجہ میر درد علیہ الرحمہ۔ میر مشتاق سونی پتی۔ ملک الشعرا امیر ذکی مراد آبادی۔ واجد علی شاہ اختر شاہ اودھ۔ مولوی سید علی حیدر نظم طباطبائی۔ شاکی میرٹھی معاصر غالب۔ مولوی سید امداد امام اثر عظیم آبادی۔ نواب بنے صاحب شائق لکھنوی۔ طاہر فرخ آبادی۔ مولوی سید علی محمد شاد عظیم آبادی۔ مرتبہ حسرت موہانی۔ قیمت فی جلد عہ

خطبہ صدارت آل انڈیا مسلم لیگ منعقدہ احمد آباد۔ ۳۰ دسمبر ۲۱ء از مولانا

حسرت موہانی جس پر ۱۲ اپریل کو دفعہ ۱۲۴-الف و ۱۲۱ اے کے ماتحت گرفتار کر کے مقدمہ چلایا گیا اور ۲ سال قید سخت کی سزا دی گئی - قیمت فی جلد ۲ر

انتخاب دیوان حسرت موہانی - قیمت فی جلد ۸ر

یادگار وفا انتخاب دیوان حکیم عبدالہادی خاں وفا رامپوری ۵ر

دیوان میر حسن صاحب مثنوی مشہور - مرتبہ حسرت موہانی ۵ر

〃 **اشرف** شاگرد نسیم دہلوی - 〃 ۵ر

〃 **جرأت** 〃 ۵ر

دیوان گستاخ کرامت اللہ خاں صاحب مرحوم گستاخ رامپوری ۲ر

دیوان مصحفی - مرتبہ حسرت موہانی ۸ر

〃 **شیفتہ** - مع تذکرہ شیفتہ 〃 ۴ر

〃 **قائم** - قائم چاندپوری 〃 ۴ر

مجموعہ یعنی مثنوی سراپا سوز اختر - اسرار محبت نواب محبت خاں - و مثنوی طلعۃ الشمس شمس لکھنوی - مع حالات اختر محبت و شمس - از حسرت موہانی ۴ر

مولود مصطفوی از مولوی سید آل حسن صاحب مرحوم موہانی ۴ر

شہادت نامہ سید الشہداء 〃 ۳ر

رسالہ وحدت الوجود 〃 ۱ر

رسالہ تنقیح العبادات مع حالات مصنف ۲ر

انوار العیون فی اسرار المکنون یعنی ملفوظات و مقالات مخدوم احمد عبدالحق ردولوی ۱ر

رسالہ اصلاح مع ایضاحات از شوق نیموی ۵ر

مسدس جنگ کربلا مع تصویر مصنف از عبدالحمید حمید میرٹھی ۵ر

گلستان ادب یعنی اردو زبان کے مشہور و معروف و مستند انشاپردازوں و شاعروں کے بہترین نظم و نثر کلام کا دلچسپ مجموعہ - قیمت ۱۲ر

نوٹ - تاجروں کے ساتھ خاص رعایت یعنی ۳۳ فی صدی کمیشن علاوہ محصول ڈاک

بیگم حسرت موہانی - حسرت روڈ - کانپور

۸۹۱۵۴۳۱۴

DUE DATE

۲۲۴۲ ۸۹۱۴۶۳۱۷

[illegible]

۳۲۱۰۱

Date	No	Date	No